اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۸

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۴ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاندھی جی کا ناقابلِ فہم فلسفۂ عدمِ تشدد

تعجب ہے۔ کہ گاندھی جی اس وقت بھی اپنے عدم تشدد کے فلسفہ کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ جبکہ قریباً ہر ملک میں عملی طور پر اس کی تردید کی جا رہی ہے اور نہ صرف طاقتور قوت کے گھمنڈ میں سرشار قومیں جبر اور تشدد سے کام لے رہی ہیں۔ بلکہ کمزور اور کم طاقت اقوام بھی تشدد کا جواب تشدد سے دینے میں کوشاں ہیں۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ گاندھی جی کے پیرو اور معتقد بھی آجتک ان کے اس فلسفہ کے قائل نہیں ہو سکے۔ چنانچہ گاندھی جی کا اپنا بیان ہے۔ کہ

"میں نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے ساتھ اچھی طرح بحث کی ہے اور جہاں تک میں اُن کے ذہن کا مطالعہ کر سکا ہوں۔ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ کانگرسی مسلح حملہ کے خلاف عدم تشدد کے ذریعہ اپنی حفاظت کے لئے تیار نہیں ہیں" (پرتاپ ۱۶ر اکتوبر)

کانگرس پر گاندھی جی کو جس قدر تسلط واقتدار حاصل ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کوئی بڑے سے بڑا کانگرسی لیڈر ان کے منشاء کے خلاف ایک لفظ بھی کہہ کر کانگرس میں نہیں رہ سکتا۔ مسٹر سبھاش کا واقعہ اس امر کی تازہ مثال ہے۔ وُہ ایک سال کانگرس کے منتخب صدر رہے۔ اور دوسرے سال بھی کثرت آراء نے انہیں صدر تجویز کیا۔ لیکن چونکہ گاندھی جی نہیں چاہتے تھے۔ کہ وُہ پھر صدر بنیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ گاندھی جی کانگرس کے چار آنہ ادا کرنے والے ممبر بھی نہیں سبھاش بابو کو صدارت سے دستبردار ہو جانے کے سوا چارہ نہ رہا۔ اور آخر انہیں کانگرس کی ممبری تک سے علیحدہ کر دیا گیا ؎

غرض کانگرس کلیتہً گاندھی جی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی ورکنگ کمیٹی کا ہر ممبر خواہی نخواہی ان کی ہر بات آنکھیں بند کرکے ماننے پر مجبور ہے۔ باوجود اس کے اگر اچھی طرح بحث کرنے کے باوجود گاندھی جی ممبران ورکنگ کمیٹی کو بھی اپنے فلسفہ عدم تشدد کا قائل نہیں کر سکے۔ اور وُہ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں۔ کہ مسلح حملہ کے خلاف کانگرسی عدم تشدد کے ذریعہ اپنی حفاظت کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یعنی مسلح حملہ ہونے پر مسلح مقابلہ ہی ضروری سمجھتے ہیں۔ تو معلوم ہوا۔ یہ بات ہی ایسی ہے۔ جو گاندھی جی سے انتہائی عقیدت و اخلاص رکھنے والوں کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتی۔ اور جب ان کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ تو کسی اور کی سمجھ میں کیا آئے گی ؎

باوجود اس کے کہ گاندھی جی اس وقت ایک طرف تو یہ اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ

"دنیا بھر کے ممالک میں ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جو عدم تشدد کے آرٹ کو سیکھ سکتا ہے"

اور دوسری طرف یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ

"کانگرس کو یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ اسے ہندوستان پر حملہ کی صورت میں کیا رویہ اختیار کرنا ہے۔ خواہ گورنمنٹ کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہ ہو۔ کانگرس کو اپنی پالیسی کا اعلان کرنا ہے۔ اور یہ بتانا ہے۔ کہ کیا وہ حملہ آوروں کے خلاف عدم تشدد کے ذریعہ جنگ کرے گی یا تشدد کے ذریعہ"

خود اپنے متعلق گاندھی جی کا بیان یہ ہے۔ کہ "میری ہمدردی اتحادیوں سے ہے لیکن میری ہمدردی کا مطلب یہ نہیں لینا چاہیئے کہ میں کسی صورت میں بھی اس اصول کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ ایک مسلمہ حق کی حفاظت تشدد سے کی جائے۔ مسلمہ حق کی حفاظت طاقت کی جانی چاہیئے۔ لیکن تشدد سے نہیں۔ انسان کو کسی ایسی بات کے لئے جسے وُہ اپنا حق سمجھتا ہے۔ اپنا خون بہانا چاہیئے۔ اپنے مخالف کا نہیں۔ جو اس حق میں جھگڑا کرتا ہو" (پرتاپ ۱۶۔ اکتوبر)

عدم تشدد کا یہ فلسفہ بظاہر خواہ کتنا ہی دلکش ہو۔ لیکن حقیقت میں قطعاً ناقابل عمل بلکہ ناقابل فہم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت تک گاندھی جی کسی کو اس کا قائل نہیں کر سکے۔ بھلا غور تو فرمائیے اگر کسی طرف سے کوئی غنیم ہندوستان پر موجودہ زمانہ کے آلاتِ حرب سے مسلح ہو کر حملہ کر دے تو اس سے اپنے ملک کو عدم تشدد پر عمل کرتے ہوئے کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ کیا مرن برت کا اس پر اور اس کے اسلحہ پر کچھ اثر پڑ سکتا ہے۔ یا گھروں میں چپ چاپ بیٹھے رہنے سے وُہ مرعوب ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو مسلح حملہ کے مقابلہ میں عدم تشدد کے کیا معنی۔ اور کوئی حکومت یہ طریق عمل اختیار کرکے زندہ ہی کیونکر رہ سکتی ہے۔ یہ اچھا ہُوا۔ کہ مختلف صوبوں کی کانگرسی حکومتوں نے گاندھی جی کے جیتے جی یہ تجربہ کر لیا۔ کہ مسلح غنیم تو الگ رہا۔ رعایا میں قیام امن کے لئے بھی ایسا وقت آ سکتا ہے جب تشدد سے کام لئے بغیر چارہ نہ رہتے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ منظر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو نقرس کی تکلیف میں گو کچھ تخفیف ہے۔ مگر ابھی پوری صحت نہیں ہوئی۔ آج سر درد کا دورہ بھی رہا۔ احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق مالیر کوٹلہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آپکو گردن میں خنازیری گلٹیوں کی وجہ سے بخار کی شکائت ہے اور بہت کمزوری ہو گئی ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

صاحبزادی امۃ الباسط بنت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ چند روز سے بخار سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادہ میاں نعیم احمد صاحب سلمہ کو سندھ کے قیام میں بغل میں ورم اور بخار کی شکائت تھی۔ ورم پیپ دار پھوڑے میں منتقل ہو گیا تھا۔ اور اس تکلیف کی وجہ سے واپسی پر صاحبزادہ موصوف کو لاہور ٹھہرایا گیا تھا۔ جہاں جمعہ کے روز ڈاکٹر قاضی عبد الحق صاحب نے پھوڑے میں شگاف دیا۔ اب خدا کے فضل سے بخار میں نیز ورم میں تخفیف ہے۔ زخم گو ابھی بہت گہرا ہے۔ مگر صاف ہے اور مندمل ہونے کی علامات پیدا ہو رہی ہیں احباب دعائے صحت کریں۔

صوبہ بہار کے احمدیوں کیلئے ضروری اعلان

صوبہ بہار کے ان احمدی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ جو امسال جلسہ سالانہ و خلافت جوبلی کے موقعہ پر قادیان تشریف لے جانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے نام سے اپنے گاؤں یا شہر کے امیر یا کسی عہدہ دار کو مطلع فرمائیں۔ نیز یہ کہ ان کے ساتھ کتنی مستورات اور کتنے بچے ہوں گے۔ امیر صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان سب احباب کے ناموں اور تعداد سے مجھ کو آخر اکتوبر تک مطلع فرمائیں۔ تاکہ ہم لوگ اندازہ کر کے اگر ہو سکے تو سفر میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ایک بوگی کا انتظام کر سکیں۔ جو صوبہ بہار کے سب احباب کو لیکر سیدھی قادیان پہونچے۔ اور سفر کرنے والے بہت سی دقتوں سے بچ سکیں اس طرح عورتوں اور بچوں کو سفر میں انشاء اللہ بہت آرام رہے گا۔

خاکسار حافظ سید محمد انور احمدیہ کالونی مونگھیر (بہار)

مہتمم تحریک جلسہ سالانہ صوبہ بہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان دینے والوں کو اطلاع

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان دینے کے لئے جن دوستوں اور بہنوں نے اپنے نام پیش کئے تھے۔ ان کے نام اخبار الفضل کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس وقت ۵۶ نام آئے ہیں۔ ان سب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال امتحان کے لئے ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ تمام امیدواران اچھی طرح نوٹ کر لیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست

۲

فہرست نمبر ا میں جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارکان پر مشتمل تھی نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مع بیگم صاحبہ کی رقم ۵۰۰ بھی شامل سمجھی جائے۔ خلافت جوبلی فنڈ میں جن دیگر احباب نے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان کے اسماء شکریہ کے ساتھ فہرست ہٰذا میں شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جن اصحاب نے ابھی تک اپنا چندہ جوبلی کا ادا نہیں کیا۔ یا پورا ادا نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ جوبلی ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

(۱) آنریبل سر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب	-/۹۰۰ روپے	
(۲) والدہ صاحبہ و بیگم صاحبہ " " "	-/۱۰۰۰ "	
(۳) چودھری نصیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی	-/۱۵۰۰ "	
(۴) خان بہادر چودھری نعمت خانصاحب ریٹائرڈ سشن جج بیگم پور کنڈی	-/۸/-۱۵۰ "	آٹھ آنہ زائد ادا کئے بطور شکرانہ
(۵) ڈاکٹر ایس اے لطیف صاحب دہلی	-/۱۰۰۰ "	
(۶) میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی	/۱۰۲۵ "	وعدہ ایک ہزار ۲۵ زائد ادا کئے
(۷) سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب سکندر آباد دکن	-/۳۰۰۰ "	
(۸) بیگم صاحبہ " " " "	-/۱۰۰۰ "	
(۹) سیٹھ فاضل الٰہ دین صاحب " "	-/۱۰۰۰ "	
(۱۰) " محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن	-/۱۰۰ "	
(۱۱) چودھری اعظم علی صاحب سب جج -/۱۰۰۵ روپیہ وعدہ ایک ہزار۔ پانچ روپے بطور شکرانہ		
(۱۲) راجہ علی محمد صاحب ای۔ اے سی مہتمم بندوبست لاہور	-/۱۰۰۰ روپیہ	

ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کا نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الٰہی فوج کی جو پانچسالہ فہرست شائع ہو رہی ہے۔ اس کی اشاعت پر بعض احباب نے جو پانچ پانچ سال کا اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر چکے ہیں۔ اپنے نام نہ پا کر دریافت کیا ہے۔ کہ ہمارے نام کیوں نہیں آئے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو فہرستیں شائع ہو چکی ہیں وہ ان احباب کی ہیں۔ جنہوں نے اپنے پانچ سالہ وعدوں کو ۳۱ جولائی ۱۹۳۹ء تک سو فیصدی پورا کیا ہے۔ جن دوستوں نے اپنے وعدے اگست۔ ستمبر اور اکتوبر میں پورے کئے ہیں۔ ان کے نام آئندہ شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جنہوں نے ۳۱ جولائی تک پانچ سالہ وعدہ پورا کیا۔ مگر ان کا نام فہرست میں نہیں آیا۔ انہیں چاہیئے۔ کہ دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے دریافت کریں۔ ان کے نام شائع نہ ہونے کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ گو ان کا سال پنجم کا چندہ ادا ہو گیا۔ مگر گذشتہ چار سال میں سے کسی سال کا چندہ واجب ہے۔ پس اگر کسی شخص کے گذشتہ سالوں میں سے کوئی سال خالی ہے۔ تو اس کا چندہ اب ادا کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کا نام بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کے رجسٹر میں آجائے۔ کیونکہ اس رجسٹر میں صرف ان کے نام ہی لکھے جاتے ہیں جنہوں نے پانچ سال کا وعدہ سو فی صدی ادا کر دیا ہے۔

فنانشل سکرٹری

منکرین انبیاء کی عذابِ الٰہی کیوقت بیباکی

عام طور پر منکرین انبیاء کی یہ عجیب عادت ہے۔ کہ عذابِ الٰہی کے وقت بجائے اس کے کہ توبہ و استغفار کریں اور اپنے دلوں میں خشیت اللہ پیدا کریں۔ وہ اور بھی بےباکی میں ترقی کر جاتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ عذابِ الٰہی دُنیا میں موجُود ہے۔ مگر اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے طیار نہیں ہوتے کہ یہ عذاب خدا اور رسُول کی نافرمانی کے نتیجہ میں ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے مکذبین کو خدا تعالیٰ نے ان کی تکذیب کی وجہ سے غرق کیا۔ لیکن وہ ... تے تھے۔ کہ ان کو حضرت نُوح علیہ السلام کی مخالفت اور انکار کے نتیجہ میں غرق کیا جا رہا ہے حضرت لوط علیہ السلام کے مخالفین کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ وجعلنا عالیھا سافلھا (ہود) ہم نے اس قوم کی بربادی اور تباہی کے لئے یہ سامان کئے۔ کہ نیچے کی زمین اُوپر اور اُوپر کی نیچے کر دی۔ اور اس طرح ان کو ملیا میٹ کر دیا۔ لیکن وُہ اپنی تباہی کو حضرت لوط علیہ السلام کی مخالفت کا نتیجہ قرار نہ دیتے تھے۔ اسی طرح حضرت مُوسےٰ اور عیسےٰ علیہما السلام۔ اور سیدنا و مولٰنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مخالفین پر عذاب آئے لیکن ہمیشہ مخالفین بےباکی اور مخالفت میں بڑھتے گئے۔ اور خدائے احکم الحاکمین کی طرف متوجہ نہ ہُوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلولا کانت قریۃ اٰمنت فنفعھا ایمانھا الا قوم یونس لما اٰمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیٰوۃ الدنیا ومتعنٰھم الی حین (یونس) کہ قوم یونس کی بستی کے سوا اور کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی۔ کہ نزولِ عذاب سے پہلے ایمان لے آتی۔ اور ان کو ایمان لانا فائدہ دیتا۔ جب یونس کی قوم کے لوگ ایمان لے آئے تو ہم نے اس زندگی میں اُن سے رسوائی کا عذاب دُور کر دیا۔ اور ان کو ایک وقتِ خاص تک دُنیا سے متمتع ہونے دیا۔

موجُودہ زمانہ میں خدا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعُوث فرمایا۔ اور آپ کی مخالفت اور انکار کے نتیجہ میں عذاب پر عذاب آ رہے ہیں۔ لیکن باوجُود یہ تسلیم کرنے کے کہ ہر قسم کے عذاب آ رہے ہیں۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی اپنے ۲۲ ستمبر کے "اہلحدیث" میں لکھا ہے۔ پھر بھی لوگ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ یہ عذاب اس زمانہ کے مامور اور مرسل کی مخالفت اور تکذیب کے نتیجے میں ہیں حالانکہ اگر وُہ غور کریں۔ تو قرآنی پیشگوئی کے ماتحت اس زمانہ میں رسُول کا آنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابًا شدیدًا۔ یعنی کوئی ایسی بستی نہیں۔ جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے۔ یا اس پر شدید عذاب نازل نہ کریں گے۔ یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ اور دوسری طرف یہ فرمایا۔ وما کنا معذبین حتٰی نبعث رسولا۔ اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسُول کا مبعُوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعُود ہے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

پھر ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:-

"میں یقیناً جانتا ہُوں۔ کہ اس نے جس طرح خدا تعالیٰ نے قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے۔ اور صدہا اُمورِ غیب اپنے بندے پر کھول رہا ہے۔ اس زمانہ کی گزشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال ملے گی۔ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہوگا۔ گویا وُہ آسمان سے اُترے گا اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا۔ اور انکار کیا گیا۔ اور چپ رہا۔ لیکن اب وُہ نہیں چھپائے گا۔ اور دُنیا اس کی قدرت کے وُہ نمونے دیکھے گی۔ کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔ یہ اس لئے ہوگا۔ کہ زمین بگڑ گئی۔ اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا۔ ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے لیکن دل اُس سے پھر گئے ہیں اس لئے خدا نے کہا۔ کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کی رُو سے آخری زمانہ میں ایک شدید عذاب نازل ہوگا۔ جو اس زمانہ کے نبی کی تکذیب اور انکار کے نتیجہ میں ہوگا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ قرآن کریم کی اس پیشگوئی کے بڑے منکر مسلمان کہلانے والے ہی ہیں۔

کاش! وُہ سمجھیں۔ اور اپنے مولا۔ اور آقا کو راضی کر لیں ؎

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کو پانے کے دن

خاکسار
قمر الدین۔ مولوی فاضل۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاونین "الفضل" کا شکریہ

اکتوبر کے ابتدائی نصف میں روزنامہ "الفضل" کے تیئیس ۲۳ نئے خریدار ہُوئے ان میں سے انیس ۱۹ اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ باقی چار پرچے حسب ذیل اصحاب کی تحریک سے جاری کئے گئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء:-

۱۔ ملک نبی بخش صاحب۔ لالہ مُوسےٰ۔ — ایک خریدار
۲۔ مرزا مولا بخش صاحب۔ لاہور — ایک خریدار
۳۔ چوہدری دولت خان صاحب۔ کاٹھ گڑھ — ایک خریدار
۴۔ سید ظہور احمد شاہ صاحب وٹرنری اسسٹنٹ ضلع منٹگمری۔ — ایک خریدار

اس عرصہ میں الفضل کے خطبہ نمبر کے چھ نئے خریدار بنے۔ قارئین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وُہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔

خاکسار۔ مینجر "الفضل"

ہندوستان کے لیڈران کے نام خطبہ نمبر جاری کرانیوالے اصحاب

مندرجہ ذیل اصحاب نے ہندوستان کے لیڈران کے نام ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ کے حساب سے رقم مرحمت فرما کر خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۔ پیر صلاح الدین صاحب بی اے۔ ایل ایل بی۔ پلیڈر فاضلکا۔ — ایک پرچہ
۲۔ محترمہ امۃ اللہ صلاح الدین صاحبہ فاضلکا۔ — ایک پرچہ
۳۔ چودھری فضل احمد صاحب اے۔ ڈی۔ آئی۔ کیمبل پور — ایک پرچہ
۴۔ مسز زینب حسن صاحبہ۔ ضلع ترچناپلی — ایک پرچہ
۵۔ صوفی نبی بخش صاحب محلہ مسجد مبارک۔ قادیان — ایک پرچہ
۶۔ شیخ عبد العزیز صاحب بک سیلر۔ گجرات — ایک پرچہ

مینجر روزنامہ "الفضل"

کتاب شان مصلح موعود پر ایک نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہی موعود محمود کی پیشگوئی کا یقین رکھتے تھے

(۹)

مصری صاحب کا دوسرا حیلہ

سبز اشتہار کے صفحہ ۷، ۱۷ و ۲۱ پر جو پیشگوئی محمود نام کے لڑکے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمائی ہے۔ اور جسے آپ نے مصلح موعود قرار دیا ہے۔ اس پیشگوئی کو جو ایک ہی شخصیت کے متعلق ہے دو محمود نامی لڑکوں کے متعلق قرار دیتے ہوئے مصری صاحب نے دوسرا حیلہ یا بزعم خود دوسری دلیل یہ پیش کی ہے کہ ” حضرت اقدس نے صرف یہی نہیں کہا کہ سبز اشتہار میں جو حضور نے یہ لکھا ہے۔ کہ پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود ہوگا وہ کشف کی بناء پر لکھا ہے۔ بلکہ جناب خلیفہ صاحب کے پیدا ہونے کے بعد ہمیشہ ان کے نام کو کشف کی طرف منسوب فرماتے رہے۔ اور کبھی بھی ان کے نام محمود کو اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کی طرف منسوب نہیں کیا۔“ (شان مصلح موعود صفحہ ۱۸)

اس کے ثبوت میں مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب نزول المسیح صفحہ ۱۹۲ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷ کا حوالہ دیا ہے۔

نزول المسیح کا حوالہ یوں درج کیا ہے ” مجھے اللہ تعالےٰ نے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ چنانچہ قبل ولادت بذریعہ اشتہار کے وہ پیشگوئی شائع ہوئی۔ اور پھر بعد اس کے وہ لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام بھی رویا کے مطابق محمود احمد رکھا گیا۔ اور یہ پہلا لڑکا ہے جو سب سے بڑا ہے۔“ (شان مصلح موعود صفحہ ۱۸)

اسی طرح حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷ کا حوالہ دیا ہے کہ ” خدا نے مجھے بشارت دیکر فرمایا کہ اس کے عوض (بشیر اول کے عوض) جلد ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے محمود دکھایا گیا۔ تب میں نے ایک سبز رنگ کے اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی۔ اور ابھی ستر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گزرے تھے۔ کہ یہ لڑکا پیدا ہوگیا۔ اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔“ (شان مصلح موعود صفحہ ۱۸)

مصری صاحب کی دلیل صرف یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ کشف والی یا بالفاظ دیگر رویا والی پیشگوئی کا مصداق لکھا ہے۔ اور آپ کو اشتہار دہم جولائی والی پیشگوئی کا مصداق جو مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی ہے۔ کہیں قرار نہیں دیا۔ اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ سبز اشتہار صفحہ ۷ والا محمود اور ہے جو مصلح موعود نہیں اور اس کے مصداق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہیں۔ اور صفحہ ۱۷ والا محمود مصلح موعود ہے جو الگ شخصیت ہے۔

نزول المسیح اور حقیقۃ الوحی کے حوالوں پر نظر

میں گزشتہ مضامین میں اس امر کے کئی ثبوت پیش کر چکا ہوں کہ سبز اشتہار صفحہ ۷ و صفحہ ۱۷ پر ایک ہی محمود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ اس جگہ مجھے مصری صاحب کی صرف متذکرہ بالا دلیل کو باطل ثابت کرنا ہے۔

مصری صاحب نے تو نزول المسیح اور حقیقۃ الوحی کی محولہ بالا تحریروں سے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو صرف کشف یا رویا کا مصداق مانا ہے اس لئے ان ہر دو حوالہ جات میں یہ لکھا ہے کہ آپ کا نام محمود احمد رویا یا کشف کی بناء پر رکھا گیا ہے۔ اشتہار دہم جولائی کی بناء پر آپ کا نام محمود رکھنے کا ذکر نہیں فرمایا۔ لیکن مصری صاحب کے اس قول کے خلاف میں یہ پاتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیدائش پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اشتہار بعنوان تکمیل تبلیغ تحریر فرمایا جس میں آپکی ولادت باسعادت کی خبر دی۔ وہاں صاف طور پر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کی بناء پر آپ کا نام محمود رکھنے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور کشف کی بناء پر آپ کا نام محمود رکھنے کا قطعاً ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

” خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جسکا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔“

دیکھیے اس مولود مسعود کی پیدائش کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اعلان شائع فرمایا ہے۔ اس میں اشتہار دہم جولائی اور اشتہار یکم دسمبر (سبز اشتہار) کا ذکر فرما کر آپ نے اس مولود کا نام بطور تفاؤل بشیر اور محمود رکھنے کا ذکر فرمایا ہے۔ اس جگہ کسی کشف یا رویا کی بناء پر آپ کا نام محمود رکھنے کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن جو حوالہ جات نزول المسیح اور حقیقۃ الوحی سے مصری صاحب نے پیش کئے ہیں۔ ان میں آپ نے رویا اور کشوف کی بناء پر اس موعود کا نام محمود احمد رکھنے کا ذکر فرمایا ہے۔

مصری صاحب کیلئے دو راستے

اب مصری صاحب کے لئے صرف دو راستے ہیں، یا تو وہ یہ تسلیم کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں تناقض ہے۔ کہ ایک جگہ آپنے یہ لکھا کہ اس لڑکے کا نام محمود اشتہار دہم جولائی کی بناء پر رکھا گیا ہے۔ اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ رویا کشف کی بناء پر یہ نام رکھا گیا ہے۔ لیکن اس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دونوں باتوں میں سے ایک کا انکار کرنا پڑے گا۔ دوسرا راستہ یہ ہے۔ کہ ہم یقین رکھیں کہ اشتہار دہم جولائی کا موعود محمود اور کشف کا موعود محمود دراصل ایک ہی شخصیت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشف والی پیشگوئی کو اشتہار دہم جولائی والی پیشگوئی کا موید سمجھتے تھے اور دونوں جگہ آپ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک ہی موعود محمود کی آمد کے متعلق پیشگوئی کا یقین رکھتے تھے۔ اس لئے جب اشتہار دہم جولائی کے الہام میں مذکور محمود اور کشف والے محمود کو ایک ہی شخصیت سمجھتے تھے۔ تو آپ پر یہ اعتراض نہیں پڑسکتا۔ کہ آپ کے کلام میں تناقض ہے اب مصری صاحب نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کا مصداق ہو رہے ہیں۔ اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں تناقض تسلیم کرلیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعوے رکھنے کی حقیقت

معلوم۔ اور اگر دوسری راہ اختیار کریں۔ جو وہی ایک سبیل الرشد ہے۔ تو اس صورت میں انہیں اشتہار دہم جولائی کے موعود محمود اور کشف والے موعود محمود کو ایک ہی شخصیت تسلیم کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو مصلح موعود ماننا پڑتا ہے۔ اور چونکہ وہ اپنی موجودہ حالت استکبار کے پیش نظر ایسا کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ لہٰذا وہ اب دوگونہ عذاب میں مبتلا ہیں۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

73

تمام ہندوستان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

مسلمانوں ہندوؤں سکھوں اور عیسائی معززین کی عقیدت مندانہ تقریریں

بنگہ

یکم اکتوبر ساڑھے چار بجے شام زیر صدارت ڈاکٹر گرتار سنگھ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ جس کا موضوع یہ تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام امن کے متعلق کیا تعلیم دی ہے۔ بعد ازاں منشی نور محمد صاحب نے مختصر الفاظ میں آنحضرت کی رواداری پر روشنی ڈالی۔ آخر میں مولوی رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن ہذا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔

کارروائی جلسہ ختم کرنے سے پیشتر صدر موصوف نے نہایت برجستہ الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے متعلق تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے جلسے نہایت مفید ہوتے ہیں جس کے لئے احمدیہ جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ نیز اس بات پر اظہار افسوس کیا۔ کہ مسلمان محض اس وجہ سے کہ احمدی جماعت جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ نسبتاً کم شامل ہوئے ہیں۔ خاکسار غلام جیلانی خاں پوسٹل کلرک بنگہ ضلع جالندھر

اٹھوال

یکم اکتوبر جماعت احمدیہ اٹھوال نے پہلے جلوس نکالا۔ پھر جلسہ سیرت النبی زیر صدارت چوہدری سلطان بخش صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی محمد منیر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے سلوک کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پھر چوہدری دین محمد صاحب نے برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول پر تقریر کی۔ بعد میں جناب محمد صدیق صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں سے چند واقعات اپنے مخصوص انداز میں دوستوں کو سنائے۔ پھر احقر نے "محسن اعظم کے چند احسانات" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

خاکسار۔ شرافت احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اٹھوال۔

ویرووال

یکم اکتوبر سیرت النبیؐ اور دو اکتوبر کو جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ معلوم ہونے پر غیر احمدیوں نے شیخ نیاز احمد صاحب پروفیسر علی گڈھ کو جلال آباد سے بلا کر تقریر کرائی۔ بایں ہمہ سردار امر سنگھ صاحب کی صدارت میں بارو ایشپال سنگھ صاحب آریہ رئیس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور علوشان پر نہایت عمدہ اور مؤثر الفاظ میں مختصر سی تقریر کی۔ قصبہ کے اکثر ستاتن دھرم اور آریہ صاحبان بھی شوق کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ اور محبت بھرے جذبات لے کر واپس گئے۔ ہماری طرف سے ان کے شکریہ کے طور پر صاحب صدر اور لیکچرار صاحب کو پھولوں کے ہار پیش کئے گئے۔ حاضرین نے مولوی دل محمد صاحب کی تقریر کو بھی بہت پسند کیا۔

خاکسار۔ عبد المجید خاں

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

یکم اکتوبر جلسہ سیرت النبی لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام سیدہ فضیلت صاحبہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ صدر صاحبہ نے جلسے کی غرض و غائت کے متعلق چند کلمات کہے۔ سیدہ امۃ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر سیدہ آسیہ نے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک پر تقریر کی۔ فاطمہ صاحبہ نے گورمکھی کی کتاب سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے قابل تقلید حالات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد جیت کور صاحبہ سکھ لڑکی نے اسلام کی صداقت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف پر مشتمل مضمون سنایا۔ محترمہ زبیدہ بیگم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مضمون "دنیا کو آزادی دلانے والا نبی" پڑھا۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحبہ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بنی نوع انسان سے ہمدردی۔ دشمنوں سے رحم و کرم کے اعلےٰ نمونے۔ اور آپ کے اخلاق فاضلہ پیش کر کے بہنوں کو عمل درآمد کرنے کی نصیحت کی۔ ایک آریہ بہن نے وقت لے کر اظہار خیالات کرتے ہوئے احمدیوں کی تعریف کی۔ اور کہا کہ اگر اسلام کو سمجھا تو احمدیت ہی نے اسے سمجھا ہے۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

شاہدرہ

یکم اکتوبر انجمن احمدیہ شاہدرہ کا جلسہ زیر صدارت ملک خدا بخش صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل احباب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر تقریریں فرمائیں:۔

چوہدری مراد علی صاحب سب انسپکٹر نہر۔ بابو ستہ پال صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر شاہدرہ۔ بابو عبد الغفور صاحب سالار اعلےٰ ایلچیہ فوج شاہدرہ۔ بعد ازاں صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غائت اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وصال تک امن عالم کی کوششوں کا ذکر فرمایا۔ سامعین میں ہندو مسلم اور عیسائی شامل تھے۔

علاوہ ازیں خواتین کا جلسہ زیر صدارت محترمہ زینب خاتون صاحبہ۔ اہلیہ جناب حکیم احمد الدین صاحب مرحوم منعقد ہوا جس میں احمدی غیر احمدی اور غیر مسلم بہنیں شامل ہوئیں۔

خاکسار۔ الہ الدین شاہدرہ لاہور

دوالمیال ضلع جہلم

یکم اکتوبر عورتوں کا جلسہ دوست محمد صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ جناب محمد خان صاحب نے ایک مضمون بعنوان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر پڑھ کر سنایا۔ مسعودہ بیگم صاحبہ بنت جناب عبد العزیز صاحب مرحوم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی بیان کئے۔

امۃ القیوم صاحبہ بنت منشی محمد عبد اللہ صاحب نے ایک مضمون بعنوان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تعلق بچوں سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں خاکسار نے مختصر الفاظ میں گھر والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ جلسہ میں مختلف دلکش نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

خاکسار۔ امۃ السلام ہمشیرہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز حال دوالمیال

تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ

سیکرٹری صاحب تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ یکم اکتوبر بعد نماز ظہر زیر صدارت چوہدری فضل الٰہی خاں صاحب رئیس موسیٰ خاں سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر اقوام نے بھی شمولیت اختیار کی۔ کم وبیش پندرہ دوستوں نے اپنے خیالات سے احباب کو مستفیض فرمایا۔ خدا کے فضل سے معلومات سے پر تقریریں کیں۔ بالخصوص پنڈت سکھبیر داس صاحب سے قابل قدر خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہ آپ نے ایک نعت پڑھی۔ جلسہ آخر وقت تک نہایت بارونق رہا۔

کیمل پور

امیر صاحب جماعت احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ یکم اکتوبر سیرۃ النبیؐ کا جلسہ غیر احمدیوں کی جامع مسجد کے سامنے منعقد ہوا مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مسجد میں بیٹھی ہماری تقریروں کو سنتی رہی۔ اس کے علاوہ مکانوں کی چھتوں پر مستورات کا بھی کافی ہجوم تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارتوں کے اعلانات

برائے توجہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

اگست ۱۹۳۹ء میں نظارت ہذا کی طرف سے شہری جماعتوں کو سال رواں کے بجٹوں کی نئی تشخیص کے لئے فارم ہائے تشخیص بھجوائے گئے تھے۔ نیز جن دیہاتی جماعتوں کے بجٹ گذشتہ سال تشخیص نہیں ہوئے تھے۔ ان سے سال رواں کے بجٹ تشخیص کر کے بھجوانے کا مطالبہ نظارت ہذا کی طرف سے ہو رہا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سی جماعتوں کی طرف سے تاحال بجٹ تشخیص ہو کر نہیں آئے۔ ایسی جماعتوں کے عہدیداران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ فوراً بجٹ تشخیص کر کے نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

انسپکٹر صاحبان نظارت بیت المال اپنے دورہ میں اس امر کی طرف خاص توجہ دیں۔ جن شہری جماعتوں کی طرف سے یا ان دیہاتی جماعتوں کی طرف سے جن کے بجٹ گذشتہ سال تشخیص نہیں ہوئے تھے نئے بجٹ تشخیص کر کے نہ بھجوائے گئے ہوں ان کے بجٹ فوراً مکمل کروا کر بھجوا دیں۔

بجٹ مقررہ فارم پر اور ہدایات مندرجہ فارم کے مطابق تیار کئے جائیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بیت المال کی طرف سے بار بار اس امر کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد میں سے یہ ایک قاعدہ بھی ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ اپنے طور پر روک لینے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت یا فرد کو اختیار نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعض دوستوں کے معاملہ کو۔ جنہوں نے مرکزی رقوم چندہ کو دوسرے مصارف میں لے آیا ہوا تھا۔ پیش کئے جانے پر ارشاد فرمایا۔

"کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ خلاف عقل بھی۔ کیونکہ اس طرح نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دیدی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جاویگا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت نقصان پہنچیگا۔ پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنیکی خواہ امید منظوری ہی کیوں نہ ہو۔ اجازت نہیں۔ اور اگر کوئی انجمن ایسا کریگی تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائیگا اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہیں کیا جائیگا"

(ناظر بیت المال)

غیر احمدی کو تحفہ

اگر آپ دینا چاہیں تو ایک کتاب "قول سدید" منگوا لیجئے تبلیغ کیواسطے اس سے زیادہ دلچسپ کتاب آپکی نظر سے ہرگز نہ گذری ہوگی قیمت تین روپیہ بجائے عہ تھوڑی سی باقی ہیں اس لئے آج ہی الیگن کالج الیگن روڈ دہلی سے منگوائیے۔

کالی کھانسی کی دوا

ایک صوفی مشرب درویش کا عطیہ کالی کھانسی رہوپنگ کف کی لاثانی دوا۔ معمولی کی تکلیف تین دن کی دوا سے بفضل خدا دور ہو جاتی ہے۔ یہ ایک موسی بوٹی کی خاک ہے جو بمشکل میسر آتی ہے۔ یہ دوا دیگر نباتات و معدنیات کی ملونی سے پاک ہے۔ ابتدائی حالت میں دق کی کھانسی کو بھی روکتی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ خواہش مند احباب متحرک دوا خرید کر اپنے علاقے میں کمیشن پر فروخت کر سکتے ہیں۔ ملنے کا پتہ:- ہدایت النساء ۲۳ جواہر حسین فرسٹ سٹریٹ رائے پیٹ پوسٹ آفس مدراس

دوائی اٹھرا
حب اٹھرا
محافظ جنین — رجسٹرڈ
اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے۔ ہچکی۔ دردلی یا نمونیا ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ دتباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب رئیس سرکار جموں دکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

کشمیر کا ارزاں مال

صاحبان آپ کو معلوم ہے کہ سوپور کشمیر کے پٹو چارخانہ لوئیاں و پٹو ملیدہ خود رنگ دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ آزما کر ملاحظہ فرمائیں۔

لوئی خود رنگ دوبری درجہ اول طول ۱۰ اگز عرض ۱۲ اگرہ عـہ لوئی خود رنگ دوبری درجہ دوم ۱۰ اگز ۱۲ اگرہ لـعـہ لوئی سفید درجہ اول دوبری ۱۰ اگز ۱۲ اگرہ سے تا عـہ لوئی خود رنگ ایک بری سرخ کناری والی ۱۰ اگز ۱/۲ اگرہ عـہ یا سبز کناری والی۔ پٹو ملیدہ خود رنگ درجہ اول طول ۱۰ اگز عرض ۹ گرہ عـہ پٹو ملیدہ خود رنگ درجہ دوم ۱۰ اگز ۹ گرہ عـہ پٹو چارخانہ برائے سوٹ فی پارچہ ۸ گز ۱۲ گرہ سے پٹو چارخانہ برائے سوٹ درجہ اول ۸ گز ۱۲ اگرہ سے پٹو چارخانہ درجہ دوم ۸ گز ۱۲ اگرہ للعہ شہ۔ سلاجیت فی تولہ ۸ زعفران خالص فی تولہ عـ۔ علاوہ اس کے ہر قسم کا اونی مال تیار رہتا ہے۔ آرڈر دے کر مشکور فرمائیں۔

جی۔ ایم۔ شال ایجنسی سوپور کشمیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah
74

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

انگلستان کی خبریں

لنڈن سے ۱۴۔ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ وزیر جنگ نے بتایا ہے۔ کہ برطانوی افواج کا بغیر کسی واقعہ کے فرانس پہنچ جانا ایک بھاری فوجی کارنامہ ہے
برطانوی جہاز "رائل اوک" کو غرق کر دینے کا جو دعویٰ جرمنی کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اس کی سرکاری طور پر تردید کی گئی ہے۔ اور لکھا گیا ہے کہ جرمنی کا آب دوزوں کی بجائے اب ڈسٹرائروں کا استعمال کرنا بتاتا ہے۔ کہ برطانیہ نے آبدوزوں کو ایسا تباہ کیا ہے۔ کہ اب وہ سر نہیں اٹھا سکتے
اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس جہاز کے کل ۴۱۴ مسافر بچائے جا سکے ہیں۔ باقی آٹھ سو میں سے کسی کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔

محکمہ پرواز نے ایک وفد بھیجا ہے۔ جو آسٹریلیا کینیڈا۔ نیوزی لینڈ اور برطانوی سلطنت کے دوسرے حصوں کا ہوائی بیڑہ بنانے کے متعلق تفاصیل طے کرے گا۔ ہوائی تربیت کا مرکز کینیڈا میں قائم کیا جائے گا۔ اور وہیں مشترکہ ہوائی بیڑہ مرتب کیا جائے گا۔

دارالعوام میں کہا گیا۔ کہ برطانوی مقبوضات نیز ہندوستان میں پرواز کی جو انجمنیں قائم ہیں انہیں منظم کرنے اور جنگ میں ان سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنانے کے لئے حکومت کوشش کرے۔ نیز یہ کہ نوآبادیات کے مشترکہ ہوائی بیڑہ میں ہندوستان کو بھی شامل کیا جائے۔

مزید برطانوی افواج مغربی محاذ پر پہنچ رہی ہیں۔ اور نہ صرف میگنٹ لائن میں بلکہ دوسری لائنوں میں بھی مورچہ بندی ہو رہی ہے
اسوقت برطانیہ کی اسلحہ ساز فیکٹریوں میں ۱۹ ہزار آدمی شب و روز کام کر رہے ہیں۔ اور ۲۴ گھنٹوں میں ایک ہزار ٹن وزنی اسلحہ تیار کرتے ہیں۔ ہر فیکٹری میں عام حالات کی نسبت سہ گنا زیادہ کام ہوتا ہے۔ ایک کارخانہ اتنا وسیع ہے کہ برطانیہ کے دو بڑے جنگی جہاز یعنی "ملکہ میری" اور "ملکہ الزبتھ" اسمیں سما سکتے ہیں
محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۳۔ اکتوبر کا دن یوبوٹس کے لئے نہایت منحوس تھا۔ کیونکہ اس روز وہ دو تباہ کر دی گئیں۔ کچھ مسافر بچ رہے تھے۔ جو دوسرے جہاز پر سوار کرائے گئے۔
ایک ہندوستانی سوداگر موہن لال سیٹھ پر انگلستان میں اس وجہ سے

مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ اس کے قبضہ سے ایک ایسا خط برآمد ہوا۔ جو برطانیہ سے باہر جایا جا رہا تھا۔ حالانکہ اس کا لے جانا ضوابط دفاع کے رو سے ممنوع اور خلاف قانون تھا۔

انگلستان کی نوجوان عورتیں دفتروں اور کارخانوں کی ملازمتیں ترک کر کے کھیتوں میں غلہ پیدا کرنے میں مدد دینے لگی ہیں۔ انہیں پہلے فارموں میں ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اور پھر کھیتی باڑی کے کام پر لگا دیا جاتا ہے۔

جرمنی کی خبریں

برلن ۱۵۔ اکتوبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ برطانوی جہاز رائل اوک کو جرمن آب دوز نے غرق کیا ہے۔ اور کہ جرمن آب دوز اسوقت تک برطانیہ کے ۸۶ ہزار ٹن وزنی جہاز غرق کر چکے ہیں۔

واشنگٹن ۱۵۔ اکتوبر ایک جرمن ماہر اقتصادیات نے ایک امریکن اخبار میں ایک مضمون شائع کرایا ہے کہ جرمنی کے تمام کارخانے چار سے کر آٹھ ماہ تک بند ہو جائیں گے۔ کیونکہ انہیں جاری رکھنے کے لئے جرمن کے پاس سامان نہیں۔ اور اس کے لئے خام مسالہ حاصل کرنے کے تمام ذرائع مسدود ہو چکے ہیں۔ یہ چیز آخر اسے لے ڈوبے گی۔

لنڈن ۱۵۔ اکتوبر جرمنی کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب برلن پر نامعلوم طیارے دو گھنٹے پرواز کرتے رہے۔ جن پر شہر کے کئی حصوں سے گولے چلائے گئے لیکن ہوائی حملہ کا کوئی الارم نہیں دیا گیا۔ گولہ باری کے وقت جرمن وائرلیس بھی خاموش ہو گیا۔ برطانیہ کی وزارت فضائی نے اعلان کیا ہے۔ کہ رائل ایر فورس کے کسی طیارہ نے برلن پر پرواز نہیں کی۔

واشنگٹن ۱۵۔ اکتوبر محکمہ تجارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی کو دوسرے ممالک سے منقطع کرنے کے لئے اتحادیوں نے جو بحری حلقہ بنایا ہے۔ اس سے جرمنی

کی نصف تجارت رہ گئی ہے۔

پیرس ۱۵۔ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کی خفیہ پولیس نے جوتوں کے مشہور کارخانہ کے مالک مسٹر تھامس باٹا کو موریویا میں گرفتار کر لیا ہے۔ آپ نے کچھ عرصہ سے برطانوی شہریت اختیار کر لی ہوئی ہے۔ حالانکہ حقیقتاً آپ چیکوسلواکیہ کے باشندے ہیں۔

برلن ۱۵۔ اکتوبر جرمنی کے غیر سرکاری حلقوں میں یہ خیال عام ہے۔ کہ آئندہ ہفتہ میں جنگ کے متعلق نہایت اہم فیصلے ہونے والے ہیں۔

جرمن افواج دھڑا دھڑ مغربی محاذ پر پہنچ رہی ہیں۔ تاہم فرانسیسی جرنیل اسے محض احتیاط سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ جرمنی اچانک حملہ نہیں کرے گا۔

بحیرہ بالٹک سے جرمنوں کی پسپائی جرمنی کی دوسری شکست ہے۔ پہلی شکست پولینڈ میں سے آدھا روس کو دینا تھا اور ان باتوں کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ روس کا اثر و رسوخ امور خارجہ میں بڑھے گا۔ اگر ان ریاستوں میں جرمن لوگ آباد رہتے۔ تو روس کا اثر اتنا نہ بڑھ سکتا تھا۔

جرمن ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے۔ کہ آج اتحادیوں کے تین ہوائی جہاز گرائے گئے ہیں۔

حال میں چار جرمن ہوائی جہازوں نے بحیرہ شمالی میں برطانوی بیڑے پر حملہ کیا تھا۔ واپسی پر دو کو ڈنمارک میں اترنا پڑا۔ اور دو سمندر میں بھٹک گئے ان کے دس بم نشانہ پر بیٹھے۔ برطانیہ نے جرمنی کے اس دعویٰ کی تردید کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ سو بم پھینکے گئے۔ مگر ایک بھی نشانہ پر نہیں بیٹھا۔

کوناس ۱۴۔ اکتوبر بہت سے جرمنوں نے لتھونیا سے واپس آنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم جرمنی کے سیاسی تجربوں کا شکار ہونا نہیں چاہتے۔

فرانس کی خبریں

پیرس ۱۵۔ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل رات جرمنوں نے موزیل اور سار کے علاقوں میں کئی حملے کئے۔ مگر کامیاب نہ ہوئے۔ سار لوئیز کے مغرب میں دونو طرف سے گولہ باری ہوتی رہی۔ فرانس کے گشت کرنے والے ہوائی جہازوں نے جرمن علاقوں پر پرواز کی۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں سابقہ پوزیشن میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔

وزارت اطلاعات فرانس نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب ہماری صنعتی لام بندی مکمل ہوگئی، ہم پہلے سے پانچ گنا زیادہ ہوائی جہاز تیار کر سکیں گے۔ اور فرانس و برطانیہ مل کر دشمن سے تین گنا زیادہ تیار کر سکیں گے جرمنی کے لئے اپنی موجودہ رفتار میں اضافہ کرنا ناممکن ہے۔

فرانس میں جو پولش افواج تیار کی گئی ہیں۔ وہ مغربی محاذ پر پہنچ گئی ہیں۔ اور فرانسیسیوں کے دوش بدوش لڑ رہی ہیں۔ پولینڈ کا سابق سفیر مقیم برلن فوج میں ایک سپاہی کی حیثیت سے بھرتی ہو گیا ہے۔

مغربی محاذ پر بارش اور کہر نے عملی جنگ کو ناممکن بنا رکھا ہے۔ طیارے پرواز سے معذور ہیں۔ پھر بھی سار بروکن کے جنوب میں جرمن توپیں گولہ باری کر رہی ہیں۔ اور فرانسیسی توپیں بھی ترکی بہ ترکی جواب دے رہی ہیں دونو کی پیادہ فوج کیچڑ میں پھنسی ہوئی ہے برلن کے سیاسی حلقے ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر کسی نئے اقدام کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

روم ۱۵۔ اکتوبر فرانس کا ایک تین انجن کا بم بار طیارہ مجبور ہو کر یہاں اترا۔ جسے اطالوی حکومت نے نظر بند کر لیا۔

انگلستان سے مزید ہوائی دستے اور جہاز پہنچ رہے ہیں۔ جنگی جہازوں کی تعداد تیزی سے بڑھائی جا رہی ہے بمبار ہوائی جہاز بھی آ رہے ہیں۔ فوج کی تعداد روز افزوں ہے۔ ہوابازوں کی امداد سے فرانسیسی ماہرین سیگفرڈ لائن کا نقشہ طیار کر رہے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے۔ کہ برطانیہ کے ہوائی جہاز جرمنی اور فرانس دونو کے جہازوں سے اچھے ہیں۔

روس کی خبریں

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ سوویٹ گورنمنٹ نے ترکی کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے۔ اس کے متعلق گو سرکاری طور پر ابھی تک کوئی اعلان نہیں ہؤا۔ مگر معلوم ہؤا ہے کہ اس کے رد سے روس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جرمنی کو کسی قسم کی فوجی امداد نہیں دیگا۔ اب حکومت روس نے ترکی کے وزیر زراعت کو بلایا ہے۔ چنانچہ وہ ماسکو کے لئے روانہ ہو بھی چکا ہے۔

ماسکو ۱۵ اکتوبر۔ اسٹونیا کے ساتھ روس نے جو نیا معاہدہ کیا ہے اس کے مطابق آج روسی افواج اسٹونیہ کے ان مقامات میں داخل ہو رہی ہیں۔ جہاں داخلہ کی انہیں اجازت دی گئی ہے۔ اسٹونیا کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے اپنی مرضی سے یہ اجازت دی ہے۔ کیونکہ روس کی حفاظت کے لئے یہ ضروری تھی۔ ہیلسنکی۔ فن لینڈ کا وزیر اعظم ماسکو سے واپس ہو گیا ہے۔ مبصرین کا بیان ہے کہ دوستانہ رنگ میں بات چیت کے اختتام پذیر ہونے میں کوئی روک نہیں۔

ہندوستان کی خبریں

پشاور ۱۵ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کی مجلس احرار نے ایک وار کونسل بنائی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ پنجاب میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے کے لئے سول نافرمانی کی تحریک جاری کی جائے۔ اور اس غرض کے ماتحت یہاں جتھے بھیجے جائیں۔ پہلا جتھا کل روانہ ہو چکا ہے۔ جس کا جلوس بھی نکالا گیا

دہلی ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہؤا ہے کہ حسب منشاء اعلان نہ ہونے کی صورت میں اگر کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو گئیں تو مسلم لیگ کے ارکان گورنروں کے مشیر مقرر کئے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ مسٹر جناح عرصہ سے یہیں مقیم ہیں۔ اور مختلف علاقوں سے چیدہ چیدہ مسلمانوں کو بلوا کر وائسرائے سے ملاتے ہیں۔

لکھنؤ ۱۵ اکتوبر۔ گورنر کے ایک خاص حکم کے ماتحت ۲۶ اکتوبر کو کونسل کا ایک خاص اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشن کی لائنوں پر گورنمنٹ کی طرف سے ایک ریزولیوشن پیش کیا جائیگا۔

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ گورنر پنجاب نے حکم دیا ہے کہ آئندہ اس کی منظوری کے بغیر کسی ایسے مسئلہ کے متعلق کوئی سوال دریافت نہیں کیا جا سکتا جس کا تعلق کسی غیر ملکی حکومت سے ہو۔ ہندوستانی ریاستوں نیز قبائلی علاقوں کے متعلق بھی سوالات پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ گورنر کو حق ہوگا۔ کہ کسی خاص بل یا ریزولیوشن کو سب سے پہلے اسمبلی میں پیش کرنے کا حکم دے سکے

سکھر ۱۵ اکتوبر۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ کے نائب صدر نے مسٹر جناح اور سر عبداللہ ہارون کو تار دیا ہے کہ وائسرائے کو سندھ گورنمنٹ کی مسلم آزادی سے مطلع کر کے درخواست کریں کہ سندھ کو پنجاب کے ساتھ ملا دیا جاتے۔ بیرج کے کثیر قرضے اور وزارت کی نااہلیت کی وجہ سے فضول اخراجات یہ علیحدہ برداشت نہیں کر سکتا۔

دہلی ۱۵ اکتوبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستانی فوجیں منزل ہائے مقصود پر بخیر و عافیت پہنچ گئی ہیں اور کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس لئے متعلقین کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ چونکہ باہر سے ڈاک آنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ اس لئے فوجیوں کے لواحقین کو گھبرانا نہیں چاہئے حکومت ہند ڈاک کا انتظام باقاعدہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تمام پارسل اور خطوط جن پر رجمنٹ کا نمبر ملازم کا نام رینگ اور یونٹ کا نام درج ہو۔ پوسٹ ماسٹر نئی دہلی کی معرفت بھیجے جانے چاہئیں۔ ٹکٹ غیر ملکی ڈاک کی شرح کے مطابق نہیں لگانے چاہئیں بلکہ ہندوستانی شرح کے مطابق۔

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ آج گورنر کی صدارت میں وزرائے پنجاب کا ایک جلسہ منعقد ہؤا۔

بلند شہر ۱۵ اکتوبر۔ حکومت کے امتناعی احکام کے باوجود آج یو۔ پی سکھ کانفرنس یہاں شروع ہو گئی۔ پندرہ ہزار اشخاص شریک ہو گئے۔ ماسٹر تارا سنگھ صدر تھے۔ جن کا عظیم الشان جلوس نکالا گیا

متفرق خبریں

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ جنگ کو ختم کرانے کے لئے مسٹر روزویلٹ ثالث بننے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ برطانیہ۔ فرانس اور جرمنی مشترکہ طور پر ان سے ایسا کرنے کی تحریری درخواست کریں۔

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس نے خفیہ پولیس کی گذشتہ سال کی کارگذاری پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس بات کے آثار دیئے جاتے ہیں۔ کہ صوبہ سے دہشت زدگی کے عقیدہ کا خاتمہ نہیں ہؤا۔ اس پر عقیدہ رکھنے والے اب زیادہ تر سوشلسٹوں کمیونسٹوں اور لیفٹ ونگ والوں سے مل گئے ہیں اور اس امید میں ہیں۔ کہ اجتماعی انقلاب اجتماعی تشدد کا موقعہ بہم پہنچا دے گا۔ کسان کمیٹی میں دہشت پسندوں کا غلبہ ہے۔

قاہرہ ۱۵ اکتوبر۔ مصر کے شاہ فاروق نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں تمام اسلامی ممالک سے خواہش کی ہے کہ رمضان کے مبارک ایام میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں۔ کہ وہ دنیا کو جنگ کی ہلاکت آفرینی سے نجات دے حق کو غلبہ دے۔ تا انصاف اور آزادی کا دور دورہ ہو۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ ایک دوسرے کے ساتھ صاف دلی کا ثبوت دینے کے لئے حکومت ہائے اٹلی و مصر نے لیبیا اور مصر کی سرحدات سے اپنی اپنی فوجیں واپس بلا لی ہیں۔ گویا وہ ایک دوسرے سے لڑنا نہیں چاہتے۔

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ سکھر کی منزل گاہ (مسجد) میں تا حال مسلمانوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ اور وہاں سے ہلنے کا نام نہیں لیتے معلوم ہؤا ہے کہ انہیں نکالنے کے لئے فوج وہاں بھیجدی گئی ہے مسلمانوں نے اعلان کیا ہے کہ سوموار وہ تمام مسلم وزراء کے مکانوں پر پکٹنگ کریں گے نیز اسمبلی کے سپیکر کے مکان پر بھی حالانکہ انہوں نے پارٹی بازی سے علیحدہ رہنے کا اعلان کر دیا ہے حکومت بھی ان تحریکوں کے مقابلہ کی تیاری کر رہی ہے۔

واردھا ۱۵ اکتوبر۔ مہاراجہ جے پور نے پہلی مرتبہ ایک ہندوستانی وزیر اعظم مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ پبلک کی طرف سے مطالبہ ہو رہا تھا۔ راجہ گیان ناتھ اس عہدہ پر مقرر ہوئے ہیں

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ پنجاب اسمبلی کے بعض مسلمان ممبروں نے یہ ریزولیوشن آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ مسلم پیروں اور فقیروں کے مزاروں پر طوائفوں کے ناچ کی ممانعت کر دی جائے۔

کلکتہ ۱۵ اکتوبر۔ آج بنگال گورنمنٹ نے مزید چار سیاسی قیدی رہا کر دیئے مشاورتی کمیٹی نے سات کی رہائی کی سفارش کی تھی۔ مگر تین نے دہشت پسندی ترک کرنے کا وعدہ کرنے سے انکار کر دیا

واشنگٹن ۱۵ اکتوبر۔ امریکن ریڈ کراس سوسائٹی نے جنگی ضروریات کے پیش نظر فوری طور پر ۱۰ لاکھ ڈالر کی منظوری دی ہے۔ اگر ضروری ہؤا تو جنگی فنڈ بھی کھولا جائے گا۔

قانون غیر جانبداری کو تبدیل کرنے کے سوال کا فیصلہ کرنے کے لئے آج امریکن پارلیمنٹ کا اجلاس ہؤا۔ مگر معلوم ہؤا ہے کہ دونو پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے اور اب قانون میں ایسی تبدیلی کی جائیگی کہ آسٹریلیا اور برطانوی سلطنت کے دوسرے حصوں میں امریکہ کی بحری آمد و رفت جاری رہ سکے۔

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ منزل گاہ کے سلسلہ میں حکومت کے رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر آج یہاں مسلمانوں نے ہڑتال کر رکھی ہے رضاکاروں کے مزدوروں نے بھی کام چھوڑ دیا ہے حتیٰ کہ لاریاں اور موٹریں بھی بند ہیں۔

لکھنؤ ۱۴ اکتوبر۔ خاکساروں کی ایک جماعت

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah